

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

۲۲۱۲۱

کلام الامام اہتمام الکلام

کتابخانه تصدیق خانہ امامیہ منظرہ المکتبۃ الشریعۃ المدینۃ المنورہ

CHECKED



نمونہ تحریر

CHECKED 1995

جس شخص سے نسخہ ملے اس کو ایسی کتابیں دینی چاہئیں کہ اس سے استفادہ ہو

نصرت الطابعین علیہم السلام

۲۷/۹/۶۲



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وآلِه واصحابه
الابواب محمد بن عبد الله بن محمد بن علي صاحب دارالعلوم دارالافتاء دارالترغيب دارالارشاد دارالهدى دارالبر
قدس الله روحه العزيز خدمت ارباب دانش و تيز من متمسك ہے کہ وہ عظیم و نصیر میں جو شخص کن
مناظرہ کی کتب مہبوطہ کو دیکھنے اور انکا مطلب سمجھنے میں قاصر ہوا اور حافظہ بھی اس قدر نہ ہو کہ ان
کتبوں کی بہت سی باتوں کو یاد رکھ سکے تو اسے بہرہ فقط قرآن و حدیث میں یا د کہنا کافی نہ ہوگا اور
بحث تحریف میں تمام دنیا کے پادریوں میں سے تھینا کوئی اسے جواب نہ دے سیکے گا بفضلہ
تعالیٰ پس ان تین باتوں کو تین فصلوں میں بیان کر دینا اور ایک خاتمہ ہے اور نام اس سال
کا نمونہ تحریف رکھا خدا سے اور مجھے قبول فرمائے اور بہتوں کے فائدہ کا باعث کرے

فصل اول ثبوت تحریف تورات از تورات

فصل دوم تورات و انجیل سے ایک دوسرے کی تحریف کا ثبوت

فصل سوم ثبوت تحریف انجیل از انجیل

خاتمہ و بحث تحریف و الہام

اگرچہ تحریف کے بہت سے اقسام ملنا ملتے دیکھے ہیں مگر ان میں سے فقط تین قسم کی تحریف لکھا
کیا گیا ہے گھٹانا - بڑھانا - بدلنا۔ اور ان اقسام میں سے ہر قسم میں تین تین نظمیں

لکھی جائیگی۔

لیکن واضح ہو کہ تحریفات کتاب اہل کتاب سے تعدد و شمار پر منحصر نہیں ہیں جو اس سالہ میں مرقوم ہیں بلکہ تین ہزار اور ڈیڑھ لاکھ تحریفات تک کا پادری فائڈر نے اختتام دینی پر مشتمل مطبوعہ اکبر آباد شہ ۱۲۵۷ء صفحہ ۵۳ میں اقرار کیا ہے (دیکھو نوید جاوید صفحہ ۱۹۱ و ۲۰۱) اور انسانی کلویڈ یا پڑیکہ کی جلد ۱۹ بیان اسکرپچر میں لکھا ہے کہ وٹسٹین نے ایسی غلطیاں دہل لاکھ سے زیادہ کن لی ہیں (رقیمہ الوداد مطبوعہ شہ ۱۲۷۹ء صفحہ ۳۸) نوید جاوید وغیرہ میں دیکھا جا رہے مگر اس کتاب میں جو فقط چند نظیریں تحریف کی لکھی ہیں اس سے مفصل یہ ہے کہ ہر شخص کو انکا یاد کر لینا ذرا ہی دشوار ہو گا۔

فصل اول ثبوت تحریف توریت از توریت

رکمی ۱-۱۱ اول طاہرین باب ۲۲ میں ہے اُسے (یعنی سلیمان نے) تین ہزار مثالیں کہیں اور اُسکے گیت کہیں اور پانچ تھے انتہی پس بلکہ ہزار اور پانچ گنتیوں میں سے اب ایک سو ستر آہ تین باقی ہیں دیکھو غزل الغزلات و نوید جاوید صفحہ ۱۱۱

۲- خروج باب ۲۲ میں جو عہد نامہ موسیٰ کا ذکر ہے یہ عہد نامہ اب توریت کے مجموعہ میں نظر نہیں آتا۔

۳- گنتی باب ۱۲ میں جو خداوند کے جنگ نامہ کا ذکر ہے۔ یہ جنگ نامہ بھی توریت کے مجموعہ میں شامل نہیں ہے نوید جاوید صفحہ ۱۲۲

(زیادتی) ۱-۱- انتشار باب ۲۲ میں حال وفات حضرت موسیٰ اور اُنکے قبر کا ذکر موجود ہے (نوید جاوید صفحہ ۷۳) پس حضرت موسیٰ کے بعد کسی نے یہ باب توریت میں شامل کیا

۲- حضرت یسوع کی کتاب کا پچھلا باب بھی حضرت یسوع کے تصنیف نہیں کیونکہ اُمین حضرت یسوع کی وفات اور قبر کا ذکر موجود ہے (نوید جاوید صفحہ ۹۶)

۳- پیدائش باب ۳۱ میں ہے بادشاہ جو ملک دوم پر مسلط ہوئے پیشتر اس کے

بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ ہو ہی نہیں انتہی۔ چونکہ حضرت موسیٰ سے مدت دراز کے بعد تک بنی اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہ تھا لہذا دیکھو اول صموئیل ۱ باب ۱۰ وغیرہ اور یہ فقرہ اُس وقت تورات میں بڑا یا گیا ہے جب چند بادشاہ بنی اسرائیل میں چکے تھے

تبدیل ۲-۱۔ پیدائش ۱۲ باب ۱۴ میں حضرت لوط کو حضرت ابراہیم کا بھائی لکھا ہے حالانکہ وہ ان کے بھتیجے تھے پیدائش ۱۱ باب ۳۱ اور ۱۲ باب ۱۲۔

۳۔ ۲ توریخ ۲۱ باب کی آیت میں تحریر ہے کہ یہورام ۳۲ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اُس نے آٹھ برس تک یروسلیم میں بادشاہت کی۔ اور ۲۲ باب کی آیت میں لکھا ہے کہ اخزیاء اُس کا بیٹا ۲۲ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور ایک برس اُس نے یروسلیم میں بادشاہت کی،

مگر ۲ سلطین ۱ باب ۱۶ آیت کے مطالعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہورام شاہ اسرائیل یہورام بن اخیاب کی سلطنت کے ۵ ویں سال ۳۲ برس عمر میں تخت نشین ہوا اور ۶ برس بادشاہت کی اور اس کا بیٹا اخزیاء شاہ اسرائیل یہورام کی سلطنت کے ۱۲ تخت پر بیٹھا۔

پس سوال یہ ہے کہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ باپ تو شاہ اسرائیل کی سلطنت کے ۵ ویں سال ۳۲ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا اور بیٹا صرف ۷ سال بعد اپنے شاہ اسرائیل کی سلطنت کے ۱۲ ویں سال ۲۲ برس کا ہو کر تخت پر بیٹھیں اس حساب سے تو بیٹا اپنے دو برس بڑا ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہورام کی عمر کل ۳۰ برس کی تھی جبکہ بیٹا اپنے ۲۲ برس کا ہو کر تخت نشین ہوا اس پر شاید کوئی صاحب بھالہ ۲ سلطین ۱ باب کی ۲۵ آیت کی یہ تحریر فرمادین کہ اخزیاء ۲۲ برس کا نہیں بلکہ ۲۲ برس کا تھا تخت پر بیٹھا اور یہ ممکن ہے کہ یہورام کے ۱۵ برس کی عمر میں یہ بیٹا پیدا ہوا مگر ۲ توریخ ۱۳ باب کی آیت میں بھی اس کا حوالہ نہیں غلط فہمی اس سے کہ کوئی صاف لکھا ہے کہ عمر میں

کے انہو نے اُسکے سب بڑے بیٹوں کو قتل کیا تھا اور خزیاء جو سب سے چھوٹا تھا یورلم
کا بادشاہ ہوا۔ پس اب دریافت ہوا چاہئے کہ جب یہ جبکہ چھوٹا تھا تو یہ یورلم کو
کتنی عمر میں پیدا ہوا اور اپنے باپ کی کس عمر میں آپ کتنی چھوٹا کر تخت نشین ہو اور یہ
یہی کہ تواریخ میں ۲۲ اور سلاطین میں ۲۲ برس لکھے جانے کی کیا وجہ ہے
۳۱- اول تواریخ ۲۱ باب امین ہے کہ شیطان اسٹیل کے مقابلہ میں اُٹھا اور داؤد
کے ولیم ڈالا کہ بنی اسرائیل کو شہر کرے انتہی اور صموئیل ۲۳ باب امین ہے کہ خدا
کا غضب بنی اسرائیل پر یہ کہ اُسے داؤد کے ولیم ڈالا کہ بنی اسرائیل اور بنی یہود
کو گئے انتہی ان دونوں کی توینین شیطان کی جگہ خداوند یا خداوند کی جگہ شیطان
کا لفظ ملا گیا ہے۔

فصل دوم تورات و نحل سے ایک دوسرے کی تحریف کا ثبوت

(رکھی) ۱- متی ۱۱ باب ۱۱ یورلم سے خزیاء پیدا ہوا انتہی۔

اول تواریخ ۳ باب ۱۱ و ۱۲ میں ہے یورلم اسکاٹیا اخذ یاہ اسکاٹیا یواس اسکا
ٹیا اسیاہ اسکاٹیا خزیاء انتہی۔ پس تین نام متی نے مجموعہ تورات سے کم کر دیئے
(نوید جاوید صفحہ ۱۷۰)

۲- متی ۱۱ باب ۱۱ یوسیاہ سے کیونیا الخ اول تواریخ ۳ باب ۱۵ و ۱۶ میں یوسیاہ کا
بیٹا یوہنیم اسکاٹیا کیونیا لکھا ہے متی نے ایک نام مجموعہ تورات سے بیان کر کے
۳- گلیتوں کے ۵ باب ۱۵ میں ہے کہ دیکھو میں پلوس تم سے کہتا ہوں کہ اگر تم ختم
کرداؤ تو سیم سے تمہیں کچھ فائدہ ہوگا انتہی اور پیرا لیس ۱۱ باب ۱۰ و ۹ میں ہے
کہ پیر خاوند نے اسیر نام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت یہ
عمر کو نگاہ رکھو اور میرے بعد جو یہ کہ اور تمہارے دو میان اور تیرے بعد تیری نسل کے
ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک مرد کا حقد کیا جائے انتہی۔

پس اخیل نے توریت میں کی اتنے بڑے حکم کو نذر کیا ہے۔

۱۔ تریاوتی (۱) ۱۱ باب ۱۱ میں لکھا کہ شہزین جسکا نام ناصرت تھا جا کر رہا کہ وہ جو بنیوں کے کہتا تھا پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائیگا انتہے۔ کسی نبی کی کتاب میں اسکا ذکر نہیں ہے۔
۲۔ نام یہوداہ آیت ۹ میں ہے تب میکائیل نے جو بزرگ فرشتہ ہے شیطان سے ٹکرا کر کے موسیٰ کی لاش کی بابت بحث کی تب اسنے جرات کی کہ لعن طعن کر کے اُسے الزام دے بلکہ کہہ کہ خداوند تجھے ملامت کرے انتہے۔ اسکا ذکر بھی کہیں توریت میں نہیں ہے۔

۳۔ ۲ مطاؤس ۱۱ باب ۱۱ میں ہے حیطر تئس اور میرس نے موسیٰ کا سامنا کیا
یہ بھی کہیں مجموعہ توریت میں نہیں ہے (نوید جاوید صفحہ ۱۳۵)

(تبدیل) ۱۔ تسی ۱۱ باب ۱۱ تب وہ جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہوا کہ انہوں نے وہ تیس روپیہ لئے الخ۔ یہ ذکر یرمیاہ میں نہیں بلکہ ذکر یاہ ۱۱ باب ۱۱ میں ہے۔
۲۔ ملاکی ۱۱ باب ۱۱ میں ہے دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے میری راہ کو درست کرے گا الخ تسی ۱۱ باب ۱۱ میں ہے دیکھو میں اپنا رسول تیرے آگے بھیجتا ہوں جو تیرے آگے تیری راہ درست کرے گا انتہے یعنی میری کیجگاہ تیری کا لفظ یہاں بدلا گیا ہے تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے زبردستی اسے شین گوئی نہ بنیں
(نوید جاوید صفحہ ۱۳۲)

۳۔ زورلا میں ہے ذبح اور ہیکہ تو تو نہیں جانتا تو نے میرے کان کو لے چرکاؤ اور خطیت کا تو طالب نہیں انتہے۔ علی بنون کے ۱۱ باب ۱۱ میں ہے اسلئے وہ دنیا میں آئے ہوسے کہنا ہے کہ قربانی اور نذر کو تو نے پچایا پر میرے لئے ایک بدن تیار کیا
میرے کان کے کیجگاہ تیرے لایا کہ میرے لئے تیار کیا تاکہ تیرے لئے کی بصلوئی نہ کریں اسلئے
انعام صدام علیہ السلام کے ۱۱ باب ۱۱ میں ہے تیری نظریں جو دہن میں لایا جائے۔

فصل سوم بتوضیح تحریف انجیل از انجیل

(کسی) ۱- کلیسیوں کے ۲ باب ۱۲ میں ہے جب یہ خط تم میں پڑھا جاوے تو ایسا کرو کہ لاؤ لقیہ کی کلیسیا میں بھی پڑھا جاوے اور لاؤ لقیہ کا خط تم ہی پڑھو لیتے۔ پس یہ لاؤ لقیہ کا خط مجبوراً انجیل میں موجود نہیں ہے۔

۲- اول قرنتیوں کے ۵ باب ۵ میں لکھا ہے کہ میں نے خط میں تم کو یہ لکھا کہ تم حاکم اور نہیں مت ملے رہو لیتے۔ یہ خط بھی انجیل سے اسلئے غائب کیا گیا کہ حاکم سے کنارہ کرنا پڑے۔

۳- تو قاعا باب ۱۲ میں ہے بتوں نے کہا ہم ہی کہ ان کا مولو جنے حقیقت تھا درمیان انجام پہ بیان کریں۔ ۳ میں نے بھی مناسب جانا کہ سب کو سر سے میم طرح دریافت کر کے تیرے لئے لے بزرگ تھو فلس لکھوں اتنے پس بتوں کی انجیل میں بھی جو کچھ پہلی آیت میں ذکر ہے مجبوراً انجیل میں موجود نہیں ہیں اگر کو کہے کہ وہ الہام سے نہ لکھی گئیں تھیں تو قاعا کی انجیل بھی جو حارسی تھا اور خود اقرار کرتا ہے کہ اوروں سے دریافت کر کے لکھنا ہوں باوجود غیر الہامی ہوئی کیوں مجموعہ انجیل میں شامل کی گئی۔

(زیادتی) ۱- ایو حادہ باب ۷ میں ہے تین میں جاسان پر گواہی دیتے باپ اور کلام اور

روح القدس آیت۔ یہیل اردو بحروف عربی مطبوعہ مشرق اور مشرق میں باور کے مینٹر صاحب نے کسی آیت کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ یہ الفاظ کسی قدیم نسخہ میں نہیں پائے جاتے اور پہلا قرار پادری ڈاکٹر تھوہر صاحب کا علاوہ ان بشمار علماء و نصاریٰ کے ہے جنہوں نے اس آیت کے محرف ہو چکا اقرار کیا ہے۔ (نوید جاوید صفحہ ۲۰۲)

۲- اول قرنتیوں کے ۵ باب ۵ میں یسوع رسول جنہوں نے خود بھی حضرت عیسیٰ کو زندہ کیا تھا فراتے میں کہ بارہوں کو زندہ کیا دیا آیت ہے ایسے حضرت عیسیٰ

بعد مصلوبی کے آسمان پر جلنے سے پیشتر بارہون کو دکھائی دئے حالانکہ شوقت
لفظ گیارہ حواری تھے اور بارہون بعد خروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تجویز کیا
گیا تھا دیکھو اعمال باب ۲۶ -

۱۔ اول قرنتوں کے ۱۵ باب ۶ میں پلوس رسول فرماتے ہیں کہ پانوس ہائیون
سے زیادہ تھے جنہیں وہ یکبارہ دکھائی دیا الخ حالانکہ سب شاگرد ایکو میں کے
قریب تھے اعمال باب ۱۸ اور لوقا اعمال ۳ باب ۳ میں انہیں پلوں کا قول اور باب ۱۸
۱۱ میں پلوں کا قول لکھا گیا کہ سنا لیا کہ یہی حضرت عیسیٰ کو پہرہ زندہ ملو دیکھا تھا۔

(تبدیل) ۱۔ لوقا ۲۳ - باب ۲۶ مرتن ۱۵ باب ۱۲ متی ۲۷ باب ۲۲ میں لکھا ہے کہ حضرت
عیسیٰ کی صلیب شمعون قرنی پر رکھ کر چلیے تھے مگر لوقا ۱۹ باب ۱۷ میں ہے کہ
حضرت عیسیٰ نے آپا اپنی صلیب اٹھائی تھی الخ تبدیلی اس لئے کی گئی تاکہ حضرت
عیسیٰ کی مصلوبی میں کچھ شبہ باقی نہ رہے۔

۲۔ متی ۲۷ باب ۲۶ میں ہے کہ دو چور صلیب پر حضرت عیسیٰ کو بڑا کہتے تھے اور
لوقا ۲۳ باب ۳۹ - ۳۶ میں ہے کہ ایک چور بڑا کہتا تھا اور دوسرا چہا یہ تبدیلی پہلے
کی گئی کہ حضرت عیسیٰ کی مصلوبی کی روایتیں بیان کر کے ایک موقع پر دو نہ صلیب پر
ہوئے شخص کو مسدود اس کہان باقی رہتے ہیں کہ صلیب پر قطعہ خالی کر کے
اور حضرت عیسیٰ نے اُن چوروں کا کیا بھارا تھا جو صلیب پر بچھا دیے جو دونوں کے ملائے
جانا کہ صلیب پر سے حضرت عیسیٰ کو بڑا کہیں یہ میریم بناوٹ ہے۔

۳۔ متی ۱۱ - باب ۲۶ میں ایک کانو کا نام لکھا گیا ہے اور مرتن ۱۱ باب ۱۷
اسی کانو کا نام دلفون لکھا ہے۔ (دوہ جاوید صفحہ ۱۷۷)

خاتمہ دربحث تحریف الہام

بڑے مذہبی علم و نامور پادری صاحبون کیا علماء و مفسرین کا توکل اور کیا علمائے پادری

[illegible]

ہیں جو عیسٰی صحت اناجیل پیش کرتے ہیں لیکن یہ سب شیز ہیں یہ ثابت کرنا چاہئے کہ انجیلوں
 کی طرح ان تصنیفات کیلئے غیر میں تحریف نہیں ہوئی حالانکہ محققین علیٰ انصاف نے اقرار کیا ہے
 کہ مقدسین کی تصنیفات میں بہت سے فقرے الحاق کئے گئے ہیں (جیسے اس انجیل کو پڑھا جلد)
 اور ان انیسویں کے خطوط کا جعلی اور محرف ہونا متبر علیٰ انصاف کے اقرار سے ناہستہ (دیکھو تفسیر رور جلد
 دو) اگر سبلی کی کتاب ناو مطبوعہ شملع صفحہ ۵۸۱ سے حاشیہ فاضل پر گزرتا تو تاریخ کلیسیا مصنفہ و لکیم
 میر صاحب مطبوعہ شملع صفحہ ۱۲۴) اور جین شہید جو دوسری صدی کے وسط میں تہا ناچہ نور
 مطبوعہ ۱۸۸۲ گت شملع صفحہ ۲۰۰ میں باہتمام یادی کیل و صاحب لکھا ہے کہ جین دینی ان
 کے سال اسکی تولد کا پہلی صدی کا اور خیر ہے اسکی تصنیفات میں بعض قول حضرت عیسیٰ کے ایسے
 ہی منقول ہیں جو اہل میں نہیں پاتے چنانچہ انیسویں کی نقل یہ ہے کہ ہر خدا اور عیسیٰ نے فرمایا
 کہ میں تم کو میں باؤنگا اسی میں تمہارا انصاف کرنگا انتہی اور دو فقرہ یہ ہے کہ جب ہم سب
 کے واسطے یونین آتا تو ایک گ روشن ہوگی انتہی۔ یہ باتیں کہیں ان چاروں انجیلوں میں نہیں
 پس اس طرح اسکی تصنیفات کے اوپر سے ہی جو اہل میں سمجھی جاتی ہیں یہ ضرور نہیں ہو کہ ان میں
 انجیلوں کو کہی گئی ہوں اور تہا ناچہ شملع بہت طرح کے لکھ دیا کہ جین نے ان انجیلوں سے نقل
 نہیں کیا کہ اوکھ میں اسکندریہ اور طولیا نوں تفسیری صدی میں جو کہ ہیں (زرافقان مطبوعہ
 ۱۸۸۲ گت شملع صفحہ ۲۰۰) اسے شیز انیسویں جو باقر یادی فاضل دوسری صدی میں تہا ناچہ نور
 مطبوعہ ۱۸۸۲ گت شملع صفحہ ۲۰۰) میں اس کی نقل کا ذکر کیا ہے اور مصر یونانی انجیل کا ذکر کہیں
 سے لکھا ہے شیز یا یکیا سمجھ واس کی انجیل اور طغوت کی نقل میں اور میرم برقر عیسیٰ نے لکھا
 انجیل میں اور میرم کے پاس ہوا ایک قصہ اور کچھ کے درخت کا قصہ اور کچھ کے الہیہ انجیل طغوت
 میں اور کہیں اسقف مصر کا خط میں کہیں کا لکھا ہوا حدیث ہے (دیکھو تاریخ کلیسیا جو شملع ۲۰۰
 صفحہ ۱۸۸۲ گت شملع صفحہ ۲۰۰) زرافقان مطبوعہ ۱۸۸۲ گت شملع صفحہ ۲۰۰ میں یاد ہے
 کہ انیسویں کے سال تہا ناچہ نور کی بابت سب ملّا شفق اس میں کہ ضرور شملع

کے بیشتر ترجمہ پر یہ جواب تھا کہ اس خط میں یوحنا ۱۴ باب ۱۵ کا حالہ سمجھا جائیگا، حالانکہ اس وقت تک
 انجیل یوحنا تصنیف ہی ہوئی تھی کیونکہ اسکا سال تصنیف ششم ہے۔ دیکھو مفسر کتاب
 مطبوعہ نیشن پریس مرزا پور ششم ۱۸۷۷ء مصنفہ ڈاکٹر پادری رابٹ کٹن مہتمم صاحب و پادری ٹیلو
 کلین صاحب صفحہ ۲۲۱۔

اب اس سے زیادہ اگر کسیکو تحریفات توریت و انجیل سے آگاہی منظور ہو تو نوید جاوید اسکے لئے کافی
 ہے۔ اب اہل کتاب کو چاہئے کہ اگر قرآن مجید کی صحت میں انہیں کچھ شک تو جو خطرہ اس
 میں توریت کی تحریفات اور انجیل سے انجیل کی تحریفات ظاہر کر دیئے گئے ہیں اس پر
 قرآن مجید سے قرآن مجید کی تحریفات ظاہر کریں اور اگر نکر سکیں تو انہیں انجیل و قرآن مجید سے
 ہمارے کتاب تواریخ مجیدی جلد اول و جلد دوم لکھنا ۱۸۷۷ء صفحہ ۱۵ کے حاشیہ کی یہ عبارت دیکھو
 چاہئے کہ مسلمانوں کا اپنی خاص کتاب ہمارے کتب مقدسہ کی اختلاف عبارت سے مقابلہ کرنا
 ایسی چیز کا ہم مقابلہ کرنا ہے جسکی حالات اور اصلی امور میں کچھ سی مناسبت نہیں ہے
 اور اگر قرآن مجید سے قرآن مجید کی صحت کا ثبوت درکار ہو تو قرآن مجید سے قرآن مجید کی صحت کا ثبوت
 کہ لکھا قسطی ناکہ ایسی بات کے واسطے کافی ہے انجیل کے آخرین کلمات اور پانچواں کور
 دیکھا گیا ہے جو کہ ہے یہ شخص کو کہ کیا جائیگا کہ وہ کہہ کر کہے میں دیکھو کہ کائنات
 ۱۴ باب آخرہ کہ قرآن مجید میں تحریف کرنا کوئی کام نہیں کیا ہے جیسا کہ انہیں فرمودہ انا ظاہر
 ہے اس وجہ سے انہیں تحریف کیسے ممکن نہیں ہے اگر اب بھی اسلام کی عظمت اہل کتاب کے دل
 میں قائم نہ ہو تو انہیں کوئی خود ہی یہ نہیں پادری صاحب کی یہ قول یاد کرنا چاہئے کہ انہوں نے
 شہرہ صاحب سے کہا کہ لکھتے ہیں ایک جی اصل ایسا نہیں جو پاک و شہرہ کے ایسا کہ قابل
 (انقرض الہی بالقدیس نوٹیں) ہاتھ پادری صاحب مطبوعہ ششم صفحہ ۹۹ شہرہ
 مخزن سچی مطبوعہ نوٹیں ششم (انویہ جاوید صفحہ ۱۱۵)

خدا تعالیٰ جہاں کو کہ ایمان رکھالے اس کے معنی کر دے اور جو جی اپنے بڑے فضل سے بھرا ہوا

[illegible]

ہندوستان اور انگلستان کے مابین جو امن سے ایک کتاب کی جوائین دی سکا ہے ہرست اور ان کا کوئی ذیل میں ملتا ہے

کتاب طبرہ نصر الطالع وکلی کتاب مناظرہ	کتاب ادب
مصنف صاحب نام صاحب مناظرہ	کتاب ادب
لوہ جادو برائے امن ایسی جاسکے کہ جو اعتراضات اسلام پر غلط فہمی کے ذریعہ ان کے دلوں میں بکھریں گے	کتاب ادب
دوست فاروقی کے مابین نبوت مقدس کے دو مضامین مناظرہ	کتاب ادب
میرزا ان کے جواب میں ان کے مصنف پادری نے جواب دیا	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب
کتاب ادب	کتاب ادب

Ch. 1967